بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعویذ پہننا

کیا بے فائدہ ہے؟

پیشکش: صدائے قلب

12 مئی 2016ء

مسجد نبوی میں ایک کرائے کے نجدی وہابی مولوی کا کلپ سوشل میڈیا پر عام ہوا جس میں وہ ایک عام سے مسلمان کو پکڑ کر اس کے پہنے ہوئے تعویذ پر کلام کرتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ تعویذ پہننا جائز نہیں ہے اگرچہ اس تعویذ میں قرآن ہی کیوں نہ لکھا ہو۔ کیونکہ لٹکانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ قرآن میں شفا پڑھنے کے ساتھ ہے نہ کے لٹکانے کے ساتھ۔ دیکھیں شہد کو شفا کہا گیا اب شہد کو لٹکانے کا فائدہ نہیں بلکہ شہد کو پینے کا فائدہ ہے۔

یہ نجدی مولوی دعوی تو قرآن و حدیث پر عمل پیرا ہونے کا کرتے ہیں لیکن جب اپنے باطل عقیدہ کی بات آجائے تو قرآن و حدیث کو بھی نہیں مانتے۔ شرعا حصولِ برکت اور شفا کے لیے تعویذ پہننا بالکل جائز ہے۔ اس کا جائز ہونا عقلاً و نقلاً ثابت ہے۔ سب سے پہلے اس پر نقلی ثبوت دیئے جائیں گے اور ثابت کیا جائے گا کہ احادیث میں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اور ائمہ کرام نے واضح طور پر تعویذات کی اجازت دی ہے ہاں فقہائے کرام نے یہ ضرور فرمایا کہ تعویذ میں کوئی شرکیہ کلمات نہ ہوں، یونہی جس کا معنی معلوم نہ ہو وہ تعویذ نہ پہنا جائے کیونکہ ہو سکتا ہے اس میں کوئی کفریہ یا غلط بات ہو۔

تعویذ پہننے کے ثبوت پر نقلی دلائل

معرفۃ الصحابۃ لأبی نعیم الاصفہانی میں ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الأصبہانی (المتوفی 430ھ) بسند صحیح حدیث پاک روایت کرتے ہیں "أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَجَّاجِيُّ الْحَافِظُ، فِي كِتَابِهِ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ لِي بِالشَّهَادَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِنِي بِشَعَرَاتٍ قَالَ: فَأَتَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْشِفْ عَنْ عَضُدِكَ قَالَ: فَرَبَطَهُ فِي عَضُدِهِ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَرِّمْ دَمَ ابْنِ ثَعْلَبَةَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ الْمُنَافِقِينَ" ترجمہ: حضرت ابن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !اللہ عزوجل سے میرے لئے شہادت کی دعا کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس چند بال لاؤ۔ بال لائے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اپنی کلائی کھولو۔

آپ نے ان کی کلائی پر یہ بال باندھ دیئے۔ پھر اس میں پھونک ماری، پھر فرمایا اے اللہ عزوجل! ابن ثعلبہ کا خون مشرکین، منافقین پر حرام فرمادے۔

(معرفة الصحابة لأبی نعیم الاصفہانی، ذکر من عرف بالآباء دون أسمائہم، وذکر لہم صحبة، جلد6، صفحہ3056، دار الوطن للنشر، الریاض)

ابو داؤد، مشکوٰۃ اور ترمذی شریف میں ہے ''حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ. فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ'' ترجمہ: روایت ہے حضرت عمرو ابن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی خواب سے گھبر اجائے تو کہہ لے میں اللہ کے پورے کلمات کی پناہ لیتا ہوں اس کی ناراضی اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کی شر اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور ان کی حاضری سے، تو تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔ حضرت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بالغ اولاد کو یہ سکھا دیتے تھے اور ان میں سے نابالغوں کے گلے میں کسی کاغذ پر لکھ کر ڈال دیتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب القول عند الفزع من النوم، جلد5، صفحہ429، دار الغرب الإسلامی، بیروت)

امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام سفیان ثوری اور دیگر جید محدثین وفقہائے کرام سے تعویذ کے جائز ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ ممانعت اس دم اور تعویذ کی ہے جس میں شرکیہ کلمات ہوں جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث پاک ہے ''عن عوف بن مالك الأشجعی قال كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لم يكن فِيهِ شِرْكٌ'' ترجمہ: حضرت عوف ابن مالک اشجعی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم دور جاہلیت میں دم کرتے تھے تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس بارے میں آپ کی کیا رائے عالی ہے؟ تو آپ نے فرمایا اپنے دم کے کلمات ہم پر پیش کرو، جھاڑ پھونک (دم) میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس میں شرک نہ ہو۔ (صحیح مسلم، باب لا بأس بالرقی مالم یکن فیہ شرک، جلد7، صفحہ19، دار الجیل، بیروت)

السنن الکبری میں امام بیہقی روایت کرتے ہیں "وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا: ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عُبَيْدٍ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الْمُصْعَبِ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَلَا أَتَمَّ اللهُ لَهُ، وَمَنْ عَلَّقَ وَدَعَةً فَلَا وَدَعَ اللهُ لَهُ. قَالَ الشَّيْخُ: وَهَذَا أَيْضًا يَرْجِعُ مَعْنَاهُ إِلَى مَا قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ، وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ وَمَا أَشْبَهَهُ مِنَ النَّهْيِ وَالْكَرَاهِيَةِ فِيمَنْ تَعَلَّقَهَا وَهُوَ يَرَى تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَزَوَالَ الْعِلَّةِ مِنْهَا عَلَى مَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَصْنَعُونَ، فَأَمَّا مَنْ تَعَلَّقَهَا مُتَبَرِّكًا بِذِكْرِ اللهِ تَعَالَى فِيهَا وَهُوَ يَعْلَمُ أَنْ لَا كَاشِفَ إِلَّا اللهُ وَلَا دَافِعَ عَنْهُ سِوَاهُ فَلَا بَأْسَ بِهَا إِنْ شَاءَ اللهُ" ترجمہ: عقبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: جس نے تعویذ پہنا اللہ عزوجل اس کی خواہش پوری نہ کرے گا۔ جس نے تعویذ (مسائل سے چھٹکارے) کے لئے پہنا اللہ عزوجل اسے چھٹکارا نہ دے گا۔ شیخ نے فرمایا یہ وہی معنیٰ کی طرف لوٹتا ہے جو ابو عبید نے فرمایا اور یہ اس کا احتمال رکھتا ہے کہ یہ اس صورت کے مشابہ ہے جس میں ممانعت و کراہیت ہے کہ اس لئے تعویذ پہنا جائے کہ پہننے والا گمان کرے کہ اس تعویذ کی وجہ سے مجھے عافیت ملی جیسا کہ اہل جاہلیت کرتے تھے۔ اگر اس نے اللہ عزوجل کے ذکر سے برکت لینے کے لئے تعویذ پہنا اور وہ جانتا ہے کہ سوائے اللہ عزوجل کے کوئی شفا دینے والا نہیں تو تعویذ پہننے میں ان شاء اللہ عزوجل کوئی حرج نہیں۔

(السنن الکبری، ابواب کسب الحجام، باب التمائم جلد 9، صفحہ 588، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

السنن الکبریٰ میں ہے "أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا: ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَصَمُّ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّهُ سَأَلَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنِ الرُّقَى وَتَعْلِيقِ الْكُتُبِ، فَقَالَ: كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ يَأْمُرُ بِتَعْلِيقِ الْقُرْآنِ وَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ. قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللهُ: وَهَذَا كُلُّهُ يَرْجِعُ إِلَى مَا قُلْنَا مِنْ أَنَّهُ إِنْ رَقَى بِمَا لَا يُعْرَفُ أَوْ عَلَى مَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ إِضَافَةِ الْعَافِيَةِ إِلَى الرُّقَى لَمْ يَجُزْ، وَإِنْ رَقَى بِكِتَابِ اللهِ أَوْ بِمَا يَعْرِفُ مِنْ ذِكْرِ اللهِ مُتَبَرِّكًا بِهِ وَهُوَ يَرَى نُزُولَ الشِّفَاءِ مِنَ اللهِ تَعَالَى فَلَا بَأْسَ بِهِ" ترجمہ: یحیٰ بن سعید سے دم اور تعویذ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: سعید بن مسیب حکم دیتے تھے کہ قرآن پاک کا تعویذ بناؤ اس میں کوئی

حرج نہیں۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ سب وہی بات ہے جو ہم نے کہی کہ جو دم معروف نہ ہو یا اہل جاہلیت کا ہو یا عقیدہ ہو کہ اسی دم سے شفا ملتی ہے تو وہ جائز نہیں۔ اگر دم قرآن پاک سے ہو یا معروف ذکر اللہ کے ساتھ بطور برکت ہو اور بندہ جانتا ہو کہ شفا رب تعالیٰ دینے والا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(السنن الکبری، ابواب کسب الحجام، باب التمائم جلد 9، صفحہ 590، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بہار شریعت میں صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے، جبکہ وہ تعویذ جائز ہو یعنی آیاتِ قرآنیہ یا اسماء الٰہیہ یا ادعیہ سے تعویذ کیا جائے اور بعض حدیثوں میں جو ممانعت آئی ہے، اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں، جو زمانہ جاہلیت میں کیے جاتے تھے، اسی طرح تعویذات اور آیات و احادیث و ادعیہ کو رکابی میں لکھ کر مریض کو بہ نیت شفا پلانا بھی جائز ہے۔ جنب و حائض و نفسا بھی تعویذات کو گلے میں پہن سکتے ہیں، بازو پر باندھ سکتے ہیں جبکہ غلاف میں ہوں۔"

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 652، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تعویذات کے ثبوت پر عقلی دلائل

جب قرآن وحدیث سے کوئی چیز ثابت ہو تو پھر اسے عقل پر پرکھنا بندہ مومن کا شیوہ نہیں بلکہ سر تسلیم خم کر دینا ایمان ہے۔ لیکن ہم شیطان کے وسوسے کو دفع کرنے لیے چند عقلی دلائل بھی پیش کرتے ہیں:

☆ قرآن کو شفا کہا گیا ہے، جس طرح قرآن پڑھنا شفا ہے اسی طرح قرآن لکھ کر رکھنا بھی شفا ہے کیونکہ اصولی قائدہ ہے "اَلْکِتَابُ کَالْخِطَابِ" (تحریر، خطاب کی طرح ہے۔) یہی وجہ ہے کثیر مسائل میں جو حکم بولنے سے ہوتا ہے وہی حکم لکھنے سے ہوتا ہے جیسا کہ طلاق لکھ کی دی جائے یا بول کر دونوں کا ایک حکم ہے۔

☆ علمائے اسلاف نے کئی بزرگوں کے ناموں کے فضائل میں فرمایا کہ ان کے نام سے شفا مل جاتی ہے جیسے علامہ دمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بعض اہل علم نے مجھے خبر دی ہے "أن أسماء الفقهاء السبعة، الذين كانوا بالمدينة الشريفة، إذا كتبت فى رقعة وجعلت فى القمح فإنه لا يسوس، ما دامت الرقعة فيه، وهم مجموعون ۔۔۔عبيد الله عروة قاسم سعيد أبو بكر سليمان خارجه" ترجمہ: مدینہ منورہ کے سات فقہاء کے نام کاغذ

میں لکھ کر گندم میں رکھے جائیں تو جب تک وہ کاغذ گندم میں رہے گا اس گندم کو گھن نہیں لگے گی، اور ان فقہاء کے نام یہ ہیں: (1) عبید اللہ (2) عروہ (3) قاسم (4) سعید (5) ابو بکر (6) سلیمان (7) خارجہ۔
(حیاۃ الحیون، ج2، ص53، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ دمیری مزید فرماتے ہیں "وأفادني بعض أهل التحقيق، أن أسماء هم إذا كتبت وعلقت على الرأس، أو ذكرت عليه أزالت الصداع العارض له" ترجمہ: بعض اہل تحقیق نے مجھے بتایا ہے کہ ان فقہاء کے نام لکھ کر سر پر لٹکا دیا جائے یا ان سے دم کیا جائے تو سر کا درد دور ہو جاتا ہے۔ (حیاۃ الحیون، ج2، ص53، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شرح مواہبِ لدنیہ للعلامۃ الزرقانی میں ہے "اذا کتب اسماء اهل الکهف فی شیء والقی فی النار اطفئت" ترجمہ: جب اصحابِ کہف کے نام لکھ کر آگ میں ڈالے جائیں تو آگ بجھ جاتی ہے۔
(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ، المقصد الثامن، ج7، ص108، مطبوعہ معرفۃ، بیروت)

ایک حدیث قدسی جس کی سند میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی المرتضیٰ اور اہل بیت کے اکابرین بزرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نام ہے۔ اس عالی شان سند کے حوالے سے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "لو قرأت هذا لاسناد على مجنون لبرىء من جنته" ترجمہ: یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھو تو ضرور اسے جنون سے شفا ہو جائے گی۔ (الصواعق المحرقہ، صفحہ 205، مکتبہ مجددیہ، ملتان)

دراصل ناموں میں شفا کی وجہ یہ ہے کہ نام عین ذات ہے۔ جس طرح کسی نیک ہستی کی ذاتی باعث برکت و شفا ہوتی ہے اسی طرح اس کا نام بھی اسی خصوصیت کا حامل ہوتا ہے۔

☆ہم طبی طور پر بھی دیکھیں تو ہر بیماری کا علاج دوائی کھانے سے نہیں ہے کبھی دوائی سونگھنے سے شفا ملتی ہے، کبھی دوائی کو ظاہری بدن پر رکھ کر اس کی تاثیر سے شفا حاصل کی جاتی ہے، کبھی شفاء کسی چیز کو دیکھنے سے حاصل کی جاتی ہے وغیرہ۔ یونہی قرآن پاک اگر شفا ہے تو اسے فقط زبان سے پڑھنے کے ساتھ خاص کرنا ایک شرط بدعتیہ ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں۔

☆اگر قرآن کا لکھا ہوا تعویذ پہننا بے فائدہ ہے کہ اصل تو قرآن پڑھنا ہے تو پھر خانہ کعبہ کی تصاویر گھروں میں لگانا جیسا کہ پوری دنیا کے مسلمان بطور برکت لگاتے ہیں یہ بھی بے فائدہ ہونا چاہئے کہ اصل حکم تو خانہ کعبہ کا طواف کرنا ہے۔